(EDITORIAL) اداریہ

باادب باملاحظہ ہوشیار

(دیندار)!!

ادبی حلقوں میں 'ادب برائے زندگی' اور 'ادب برائے ادب' کی بحث رہی ہے۔ بہرصورت ادب اورزندگی کا رشتہ لازم وملزوم کی طرح ہے۔ اسی طرح ادب اور مذہب کے درمیان تعلق میں کوئی کلام نہیں ہونا چاہئے۔ ہندوستان جیسے کثیر مذہبی ملک میں اہل ادب نے اس تعلق کو زیادہ جتانے سے احتراز کیا اور مذاہب کے ارباب حل وعقد نے ادب کو مشکوک نظر سے دیکھا۔ لیکن جہاں تک اسلام کا تعلق ہے، یہاں ادب گریزی کا نام ونشان نہیں ملتا۔ نہج البلاغہ جیسی مستند ومعتبر نگارش کو ادبی شہکار کہنا بیجا نہ ہوگا۔ یہ ادبی شہکار اسلام کے اساسی تعلیمات کی بھی جامع ہے۔ کچھ اسی موضوع پر سید العلماءؒ کے ایک وقیع مضمون کی دوسری قسط ہمارے اس شمارے کی زینت ہے۔

اردو ادب میں مرثیہ کی اہمیت وامتیاز عالم آشکارہ ہے۔ یہ وہ ادبی صنف ہے جو اپنی عروضی ہیئت کے اعتبار سے اردو سے مخصوص ہے۔ مرثیہ اپنے میں پوری طرح 'مذہبی' ہونے کے ساتھ ساتھ 'سیکولر' یا آفاقی انسانی کردار کی سب سے زیادہ توانا اور بھرپور نمائندگی کرتا ہے۔ پھر اس کی ابلاغی قوت میں دورائے نہیں تبھی تو اسکی ہیئت 'مسدس' نظم کی مقبول ترین ہیئت ثابت ہوئی اس طرح مرثیہ اردو ادب کی شان اور روح وجان کہے جانے کا غیر متنازعہ مستحق ہے۔ دوسری زبانوں کی طرح اردو میں بھی مرثیہ 'قدیم ترین' صنف سخن ہے، پھر بھی اپنی ہیئت 'مسدس' کی 'دریافت' اور اسے خاص کرنے کے بعد سے مرثیہ نے جو غیر معمولی اور بے مثال وسعت وفروغ (عمومی اور افقی دونوں لحاظ سے) پایا، اس کی اپنی تاریخ ہے۔ ہمارے تازہ شمارے میں ایک ایسا شاہکار 'تاریخی' مرثیہ شامل ہے جس میں مرثیہ نگاری کی تاریخ کو خاص موضوع بنایا گیا ہے۔ اس کے فاضل مصنف حضرت ساحر لکھنوی مدظلہٗ ہیں جو اپنے گراں قدر نثری وشعری ادب کے حوالہ سے شہرۂ آفاق ہیں اور قابل رشک ادبی مقام پر فائز ہیں۔

اس کے علاوہ مذہب اور ادب کے قرآن السعدین کی علامت حضرت شمس لکھنوی کی شخصیت پر مضمون بھی تازہ شمارہ میں چار چاند لگا رہا ہے۔ (ہمارے محترم قارئین کو ملحوظ خاطر ہوگا کہ یہ شمارہ ہجری سال کے چوتھے چاند سے ہی منسوب ہے۔)

م۔ر۔عابد